شہر علم کے دروازے پر دستک دیتی نئی نسل اور ذمہ داری کے تقاضے

از: ڈاکٹر فرحانہ نسیم وڑائچ

ہر سال جب جون کا مہینہ آتا ہے تو شہر علم کی فضا میں ایک خاص قسم کی گہما گہمی محسوس ہونے لگتی ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ہزاروں نوجوان اپنی زندگی کے ایک اہم امتحان کے نتائج کا انتظار کرتے ہیں۔ کسی کے لیے یہ نتائج خوشی کا پیغام لاتے ہیں اور کسی کے لیے مایوسی کا سبب بنتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ نتائج سے زیادہ اہم وہ سوچ ہے جو ہم اپنے بچوں کے اندر پیدا کرتے ہیں۔ ہم نے اکثر گھروں میں دیکھا ہے کہ نتیجہ آتے ہی بچوں کو دو خانوں میں بانٹ دیا جاتا ہے: کامیاب اور ناکام۔ حالانکہ زندگی اتنی سادہ نہیں جتنی ہم نے اسے بنا دیا ہے۔

شہر علم کی ایک پہچان یہاں کے تعلیمی ادارے بھی ہیں۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی اور دیگر کئی ادارے برسوں سے ہزاروں طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ ان اداروں کے در و دیوار پر لگی تختیاں صرف نام نہیں بلکہ ایک پوری تاریخ کی گواہ ہیں۔ ان کے صحن میں کھڑے ہو کر محسوس ہوتا ہے جیسے ہر اینٹ کسی نہ کسی خواب کی امین ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کا نتیجہ صرف اعداد و شمار نہیں بلکہ ایک اجتماعی جذبہ بن جاتا ہے۔

اس سال بھی ہزاروں طلبہ نے مختلف بورڈز کے امتحانات دیے۔ کسی نے دن رات محنت کی تھی، کسی نے آخری لمحوں میں کتابوں کا سہارا لیا، کسی نے خاندانی ذمہ داریوں کے باوجود اپنا وقت نکالا۔ ہر کہانی اپنی جگہ منفرد ہے۔ کوئی بچہ ایسا ہے جس کے والد نے اس کی تعلیم کے لیے اپنی ضروریات قربان کر دیں، کوئی بیٹی ایسی ہے جس نے گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ پڑھائی کو جاری رکھا۔ یہ کہانیاں کتابوں میں نہیں لکھی جاتیں، مگر یہی اصل کامیابی کی داستانیں ہیں۔

نتائج کے بعد سب سے بڑا سوال یہ ہوتا ہے کہ آگے کیا؟ کون سا کالج، کون سا شعبہ، کون سا راستہ۔ یہاں بھی ہمارے معاشرے نے طلبہ پر بے جا دباؤ ڈال رکھا ہے۔ ڈاکٹر یا انجینئر بننے کے علاوہ باقی سب کو جیسے کم تر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں ہزاروں ایسے شعبے ہیں جن میں عزت بھی ہے، روزگار بھی اور دل کا سکون بھی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ بچے کو اس کی دلچسپی کے مطابق راستہ چننے دیا جائے۔

شہر علم کی ایک اور خوبی یہاں کی لائبریریاں ہیں۔ پنجاب پبلک لائبریری، انارکلی اور دیگر چھوٹی بڑی لائبریریاں ہر سال امتحانات کے دنوں میں طلبہ سے بھر جاتی ہیں۔ رات گئے تک روشنی میں پڑھتے نوجوان اس بات کا ثبوت ہیں کہ علم کی پیاس ابھی باقی ہے۔ اگر ہم ان لائبریریوں کو بہتر بنائیں، وہاں پینے کے پانی، بیٹھنے کی جگہ اور خاموش ماحول کا انتظام کریں تو یہ طلبہ کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہوں گی۔

والدین کا کردار بھی اس پورے عمل میں بہت اہم ہے۔ بچے کے نتیجے پر خوشی یا مایوسی کا اظہار اس کے اعتماد کو یا تو بڑھا دیتا ہے یا توڑ دیتا ہے۔ ہمیں بچوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ ناکامی آخری منزل نہیں بلکہ سیکھنے کا ایک موقع ہے۔ بہت سے کامیاب لوگ اپنی زندگی کے ابتدائی امتحانات میں ناکام ہوئے، مگر انہوں نے ہار نہیں مانی۔ یہی رویہ ہمیں اپنے بچوں میں پیدا کرنا ہے۔

آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ شہر علم کی اصل پہچان اس کے نتائج نہیں بلکہ اس کے شہری ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ شہر واقعی علم کا شہر کہلائے تو ہمیں ہر بچے کو موقع دینا ہوگا، ہر نتیجے کو عزت دینی ہوگی اور ہر ناکامی کو سیکھنے کا ذریعہ سمجھنا ہوگا۔ تبھی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم واقعی شہر علم کے باسی ہیں۔

ضلع ساحل آباد میں 1100 نئے اسکولوں کی منظوری

(صفحہ 5 کالم 1 سے آگے)

ڈائریکٹر ایجوکیشن (اسکولز) ڈاکٹر نسرین جبیں نے کہا کہ ’’ہم نے ہر اسکول کے لیے ایک ذمہ دار استاد مقرر کیا ہے جو روزانہ حاضری کی رپورٹ دے گا۔ اگر کوئی اسکول بند پایا گیا تو پہلی خلاف ورزی پر تنخواہ روک لی جائے گی۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ 1100 میں سے 460 اسکول لڑکیوں کے لیے مختص ہیں، جبکہ 320 مخلوط تعلیم کے ہوں گے۔ باقی 320 اسکول صرف لڑکوں کے لیے ہیں۔

ضلع ساحل آباد کی آبادی 2021ء کی مردم شماری کے مطابق 38 لاکھ 70 ہزار نفوس پر مشتمل ہے، جن میں 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد 7 لاکھ 12 ہزار ہے۔ ان میں سے 2 لاکھ 64 ہزار بچے اس وقت کسی بھی تعلیمی ادارے میں رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ساحل آباد سید ذوالفقار حسین بخاری نے کہا کہ ’’ہم نے ان بچوں کی نشاندہی کے لیے ہر یونین کونسل میں سروے ٹیمیں بھیجی ہیں، اور ہدف ہے کہ دسمبر 2022ء تک کم از کم 70 فیصد بچوں کو اسکول میں داخل کر لیا جائے۔‘‘

محکمہ تعلیم کے ترجمان کے مطابق نئے اسکولوں کے لیے 1 ارب 85 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے، جس میں سے 60 کروڑ روپے پہلے مرحلے میں جاری کیے جائیں گے۔ ترجمان نے بتایا کہ ہر اسکول کے لیے کم از کم 2 کمرے، ایک چار دیواری، پینے کے پانی کا نلکا اور بیت الخلا کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ ’’ہم نے ٹھیکیداروں کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ کسی بھی اسکول کی تعمیر میں ناقص مواد استعمال ہوا تو پورا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جائے گا۔‘‘

ضلع ساحل آباد کے مختلف علاقوں میں اساتذہ کی تقرری کے لیے 2 ہزار 340 آسامیوں کا اشتہار دیا گیا ہے۔ ان میں سے 1 ہزار 170 آسامیوں پر خواتین اساتذہ کی بھرتی کی جائے گی۔